مدیر کے نام

دانش یار، لاہور

'پنجاب میں تعلیم کس رخ پر؟' (جنوری ۲۰۱۳ء) سے تازہ تعلیمی المیے کا علم ہوا۔ طارق محمود صاحب نے اپنی تحریر میں حکومت پنجاب کی ذہنی غلامی کا تذکرہ کیا ہے۔ قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کے تصورات کے پیرو اب ملی علم و اقدار کے انہدام کے لیے بھاگ دوڑ لگا رہے ہیں۔ ان کے اقدامات سے خصوصاً انگریزی کو پہلی جماعت سے رائج کرنے کی پالیسی سے واضح ہوگیا ہے کہ مسلم لیگ (ن) اپنے زیرحکمرانی خطے میں ایسے نوجوان پسند نہیں کرتی جو دستور کے آرٹیکل ۱، یعنی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نام کی لاج رکھنے کے لیے اپنے اندر اعمالِ حسنہ کے لیے کوئی تڑپ محسوس کرتے ہوں۔ آرٹیکل ۲ کے تحت قرآن و سنت کے خلاف کوئی پالیسی وضع نہ کرنے کا حلف یہ لوگ بھی اُٹھاتے ہیں، اور جب اسلامیات اور مطالعہ پاکستان کو غیراہم شمار کردیا جائے تو نئی نسل کو اس نظریے اور جدوجہد کا کیسے علم ہوگا جو قیام پاکستان کا سبب بنی۔ اسلامی نظام کا نفاذ جن کا نصب العین ہے، ان کے لیے یہ ایک بڑا چیلنج ہے کہ وہ عوام کو دو کشتی جوتے کی ہولناک آفات سے آگاہ کریں۔

عبدالرشید عراقی، گوجرانوالہ

'جنسی بے راہ روی: ایک چیلنج' (دسمبر ۲۰۱۲ء) میں دورِحاضر کے جن مسائل کی نشان دہی کی گئی ہے، اس کا سبب اسلامی تعلیمات سے دُوری ہے، اور مغربی تہذیب و تمدن اختیار کرنا ہے۔ مغرب میں مقیم مسلمان خاندان جہاں مغربی تہذیب کا شکار ہوجاتے ہیں، وہاں ہمارا معاشرہ بھی اس سے متاثر ہونے لگا ہے۔ جنسی بے راہ روی سے بچنے کی واحد صورت یہی ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنی اولاد کی تربیت کی جائے اور نام نہاد آزادی سے اجتناب کیا جائے۔

احمد علی محمودی، حاصل پور

'جنسی بے راہ روی: ایک چیلنج' (دسمبر ۲۰۱۲ء) جنسیت پر ایک طائرانہ تاریخی جائزہ اور انسانی زندگی میں جنسیت کی اہمیت و ضرورت کے حوالے سے عمدہ تحریر ہے۔ اسلام نے جنسی زندگی کے حوالے سے جن ہدایات و رہنمائی کا اہتمام کیا ہے، اس کا مضمون کے آخر میں سرسری ذکر کیا گیا ہے۔ اگر جنس کے بارے میں اسلامی رہنمائی کے حوالے سے مفصل تحریر شائع کی جائے تو یقیناً موجودہ دور میں سب کے لیے ہی مفید ہوگی۔

عبدالجبار بھٹی، چوکی

'رسائل و مسائل' (دسمبر ۲۰۱۲ء) کے تحت لکھا گیا ہے کہ شرعی پردے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی